عورتوں کے لیے سونے کے حلقے پہننے کا حکم

حكم لبس الذهب المحلق للنساء

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

عورتوں كے ليے سونے كے حلقے پہننے كا حكم

ہمارے ہاں بعض عورتيں شامى محدث علامہ محمد ناصر الدين البانى رحمہ اللہ كے فتوى سے شك ميں پڑ چكى ہيں، علامہ صاحب نے اپنى كتاب " آداب الزفاف " ميں فتوى ديا ہے كہ عورت كے ليے عمومى طور پر سونے كے حلقے پہننا حرام ہيں.
اور بالفعل كچھ عورتيں سونا پہننے سے رك گئى ہيں، اور وہ سونے پہننے والى عورتوں كو گمراہ اور گمراہ كرنے والياں شمار كرنے لگي ہيں، لہذا خاص كر سونے كے حلقے پہننے ميں آپ كا بيان كيا ہے، كيونكہ ہميں اس كى بہت زيادہ ضرورت ہے، اس سلسلہ ميں آپ كا فتوى اور دليل كيا ہے، كيونكہ معاملہ بہت آگے جا چكا ہے، اللہ تعالى آپ كو بخشے اور آپ كے علم ميں اضافہ فرمائے.

الحمد للہ:

عورتوں كے ليے سونا پہننا جائز ہے، چاہے وہ حلقے كى شكل ميں ہو يا دوسرى شكل ميں اس كى دليل درج ذيل فرمان بارى تعالى ہے:

(كيا جو زيورات ميں پليں، اور جھگڑے ميں (اپنى بات) واضح نہ كر سكيں)الزخرف (١٨).

اس ليے كہ اللہ سبحانہ و تعالى نے زيور پہننا عورتوں كى صفت بيان كى ہے، اور يہ سونا وغيرہ ميں عام ہے، اور اس ليے بھى كہ امام احمد اور ابو داود اور نسائى رحمہم اللہ نے جيد سند كے ساتھ امير المومنين على بن ابى طالب رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" بلا شبہ ميرى امت كے مردوں پر يہ دونوں حرام ہيں "

اور ابن ماجہ كى روايت ميں يہ الفاظ زائد ہيں:

" اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہیں "

اور اس لیے بھی کہ امام احمد، اما ترمذی، امام نسائی، ابو داود، حاکم، طبرانی رحمہ اللہ نے ابو موسی اشعری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری امت کی عورتوں کے لیے سونا اور ریشم حلال کی گئی ہے، اور میری امت کے مردوں پر حرام ہے "

اسے ترمذی، حاکم، ابو داود، اور ابن حزم نے صحیح قرار دیا ہے.

اور اسے معلول قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سعید بن ابی ھند اور ابو موسی کے درمیان انقطاع ہے، لیکن اس کی کوئی قابل اطمنان دلیل نہیں ملتی، اوپر ہم اس کو صحیح قرار دینے والے علماء کرام کا بیان کر چکے ہیں.

اور بالفرض اگر مذکورہ علت صحیح بھی مان لی جائے تو پھر اس کی کمی دوسری صحیح احادیث کے ساتھ پوری ہو جائیگی، جیسا کہ آئمہ حدیث کے ہاں معروف قاعدہ اور اصول یہی ہے.

اس بنا پر سلف علماء کرام نے عورت کے لیے سونا پہننا جائز قرار دیا ہے، اور بعض نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے، چنانچہ ہم اس کی اور زیادہ وضاحت کے لیے ذیل میں کچھ علماء کے اقوال درج کرتے ہیں:

جصاص رحمہ اللہ سونے پر کلام کرتے ہوئے اپنی تفسیر میں کہتے ہیں:

" عورتوں کے لیے سونے کی اباحت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے وارد شدہ اخبار ممانعت والی اخبار سے زیادہ ظاہر اور مشہور ہیں، اور آیت کی دلالت (جصاص رحمہ اللہ اس سے وہ آیت مراد

لے رہے ہیں جو ہم نے ابھی اوپر بیان کی ہے) بھی عورتوں کے لیے سونے کے مباح ہونے میں ظاہر ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور سے لے کر ہمارے دور تك بغیر کسی نکارت کے آج تك عورتوں کا سونا پہننا چلا آ رہا ہے، اور کسی نے بھی ان پر اعتراض نہیں کیا، اور اس طرح کے مسئلہ میں کسی خبر واحد کی بنا پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا " اھـ

دیکھیں: تفسیر الجصاص (٣ / ٣٨٨).

اور الکیا الہراسی اپنی تفسیر " تفسیر القرآن " میں درج ذیل فرمان باری تعالی کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

قولہ تعالی:

(کیا جو زیورات میں پلیں، اور جھگڑے میں (اپنی بات) واضح نہ کر سکیں)الزخرف (١٨).

اس میں عورتوں کے لیے زیور پہننے کی اباحت کی دلیل پائی جاتی ہے، اور اس پر اجماع منعقد ہے، اور اس کے متعلق اخبار کا کوئی شمار نہیں "

دیکھیں: تفسیر القرآن الکیا الہراسی (٤ / ٣٩١).

اور سنن الکبری میں بیہقی رحمہ اللہ عورتوں کے لیے سونا اور ریشم حلال ہونے کی دلیل میں کچھ احادیث ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" یہ احادیث و اخبار اور اس کے معنی میں دوسری احادیث عورتوں کے لیے سونے کے زیور پہننے کی اباحت پر دلالت کرتی ہیں، اور عورتوں کے لیے سونے کے زیور کی اباحت میں ہمارا اجماع کا حصول کی دلیل ان

احادیث کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے جو خاص کر عورتوں کے لیے سونے کے زیور کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں " اھـ

دیکھیں: السنن الکبری للبیہقی (٤ / ١٤٢).

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورتوں کے لیے ریشم پہننا، اور سونے و چاندی کے زیورات زیب پہننا بالاجماع اور صحیح احادیث کی بنا پر جائز ہیں " اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (٤ / ٤٤٢).

اور ایك دوسری جگہ پر لکھتے ہیں:

" مسلمانوں کا اجماع ہے کہ عورتوں کے لیے سونے اور چاندی کے زیورات کی ہر قسم جائز ہے، مثلا ہار، اور طوق، انگوٹھی، اور چوڑیاں، اور کنگن، اور پازیب، اور ہر وہ جو گلے وغیرہ میں پہنا جائے اور ہر وہ جو زیور وہ عادتا پہنتی ہیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے " اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (٦ / ٤٠).

اور صحیح مسلم کی شرح میں " باب فی تحریم خاتم الذھب علی الرجال و نسخ ما کان من اباحتہ فی اول الاسلام " کے عنوان یعنی (مردوں پر سونے کی انگوٹھی کی حرمت اور ابتداء اسلام میں جائز ہونے کے منسوخ ہونے کے بیان کے تحت لکھتے ہیں:

" عورتوں کے لیے سونے کی انگوٹھی کی اباحت پرمسلمانوں کا اجماع ہے " اھـ

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ براء رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات اشیاء سے منع فرمایا: سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا، ...... "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے کی انگوٹھی پہننے یا بنوانے سے منع کرنا مردوں کے ساتھ مخصوص ہے، عورتوں کے لیے منع نہیں، عورتوں کے لیے مباح ہونے پر اجماع منقول ہے " اھـ

دیکھیں: فتح الباری (١٠ / ٣١٧).

عورتوں کے لیے حلقہ یا عام سونا حلال ہونے کی دلیل ان مندرجہ بالا دونوں احادیث اور مذکورہ بالا علماء کرام نے جو اجماع بیان کیا ہے کے علاوہ درج ذیل احادیث بھی ہیں:

١ - ابو داود اور نسائی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ:

" ایك عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی جس کی کلائی میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو ؟ "

تو اس نے جواب نفی میں دیتے ہوئے کہنے لگی: نہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے روز تمہیں اس کی بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے ؟

چنانچہ اس عورت نے وہ کنگن اتار کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیے، اور کہنے لگی: یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں "

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لیے مذکورہ سونے کے کنگن میں زکاۃ کے وجوب کی وضاحت فرمائی، اور آپ نے اس کی بیٹی کے پہننے پر کوئی اعتراض نہیں کیا، تو یہ اس کی دلیل ہے کہ یہ عورت کے لیے حلال ہے، حالانکہ یہ دونوں گول اور حلقہ کی شکل میں تھے، اور یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند جید ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بلوغ المرام میں متنبہ کیا ہے.

٢ - سنن ابو داود میں صحیح سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجاشی کی جانب سے بطور ہدیہ سونے کے زیورات آئے جس میں سونے کی ایك انگوٹھی بھی جس کا نگینہ حبشی تھا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتے ہیں:

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کرتے ہوئے ایك لکڑی یا اپنی انگلی کے ساتھ اسے پکڑا اور اپنی نواسی امامہ بنت ابو العاص اپنی بیٹی زینب کی بیٹی امامہ کو بلایا اور فرمانے لگے:

میری بیٹی تم یہ پہن لو "

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نواسی امامہ کو انگوٹھی دی، اور یہ انگوٹھی سونے کی ا ور گول تھی، اور آپ نے یہ بھی فرمایا: " اسے پہن لو "

تو یہ بالنص گول اور حلقہ کی شکل کے سونے کی حلت کی دلیل ہے.

٣ - ابو داود اور دار قطنی نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے کہ:

" وہ سونے کا زیور پہنا کرتی تھیں، تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ کنز یعنی خزانہ ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم اس کی زکاۃ ادا کرو تو یہ کنز اور خزانہ نہیں " اھـ

امام حاکم رحمہ اللہ نے بلوغ المرام میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور وہ احادیث جن کا ظاہر عورتوں کے لیے سونے پہننے کی ممانعت کرتا ہے وہ شاذ ہیں، اور اپنے سے صحیح اور زیادہ ثابت شدہ احادیث کی مخالف ہیں، اور آئمہ حدیث کا فیصلہ ہے کہ جو احادیث جید سند کی ہوں لیکن وہ اپنے سے زیادہ صحیح احادیث کی مخالف ہوں اور ان کے مابین جمع کرنا بھی ممکن نہ ہو، اور نہ ہی ان کی تاریخ کا علم ہو سکے، تو وہ شاذ ہونگی، ان پر عمل نہیں کیا جائیگا.

حافظ عراقی رحمہ اللہ " الالفیۃ " میں کہتے ہیں:

" اور شذوذ والی جو ثقہ کی مخالفت کرے اس میں ... شافعی نے یہی کہا ہے " اھـ

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ النخبۃ میں لکھتے ہیں:

" اور اگر زیادہ راجح سے مخالفت کی جائے، تو وہ راجح محفوظ ہے اور اس کے مقابلہ میں آنے والی شاذ ہے " اھـ

اسی طرح صحیح حدیث جس پر عمل کیا جائے کی شروط میں یہ بھی ہے کہ وہ شاذ نہ ہو، اور بلاشك و شبہ عورتوں کے لیے سونے کی حرمت میں مروی احادیث کی اسانید کو اگر کسی علت سے سلیم بھی مان لیا جائے اور صحیح اور ان احادیث کے درمیان جمع کرنا بھی ممکن نہ ہو جو عورتوں کے لیے سونے کی حلت پر دلالت کرتی ہیں اور ان کی تاریخ بھی معلوم نہ ہو تو اس شرعی اور متعبر قاعدہ اور اصول پر عمل کرتے ہوئے ان پر شاذ اورصحیح نہ ہونے کا حکم لگانا اہل علم کے ہاں ثابت ہے.

اور ہمارے بھائی علامہ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " آداب الزفاف " میں جو ذکر کیا ہے کہ عورتوں کے لیے سونے کی حرمت والی اور حلت والی احادیث کے مابین جمع یہ ہے کہ نہی والی احادیث کو محلق یعنی گول اشیاء پر محمول کیا جائیگا اور حلت والی احادیث کو اس کے علاوہ دوسرے پر.

ان کی یہ بات صحیح نہیں، اور صحیح احادیث میں وارد شدہ حلت کے مطابق نہیں؛ کیونکہ اس میں انگوٹھی حلال ہونے کی دلیل ہے اور انگوٹھی محلق یعنی گول اور حلقہ کی شکل ہوتی ہے، اور کنگن کے حلال ہونے کی بھی صحیح حدیث میں دلیل ہے اور یہ بھی محلق یعنی گول اور حلقہ کی شکل میں ہیں.

چنانچہ اس سے ہم نے جو بیان کیا ہے وہ ظاہر اور واضح ہوگیا؛ اور اس لیے بھے کہ حلت والی احادیث مطلق ہیں، مقید نہیں، اس لیے انہیں اطلاق پر ہی رکھنا اور ان کی سند صحیح ہونے کی وجہ سے ان کے مطلق پر عمل کرنا ضروری ہے، اور اس کی تائید اہل علم کے اجماع سے بھی ہوتی ہے، جیسا کہ ہم ابھی اوپر بیان کر کے آئے ہیں کہ اہل علم کا اجماع ان حرمت والی احادیث کو منسوخ کر رہا ہے.

بلا شك و شبہ یہ حق ہے، اور اس سے شبہ بھی زائل ہو جاتا ہے، اور شرعی حکم کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ امت کی عورتوں کے لیے سونا حلال ہے، اور مردوں کے لیے حرام.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، سب تعریفات رب العالمین کے لیے ہیں، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اور ا نکی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .